104905 ـ دل میں اپنے آپ سے طلاق کی بات کی اور آہستہ آواز میں الفاظ بھی ادا کیے

سوال

میرے اور بیوی کے مابین اختلاف پیدا ہوا بیوی اور اس کی والدہ نے مجھے بہت ہی تنگ کیا حتی کہ میرا دل گھٹنے لگا اور میں اس حالت میں ہو گیا جس کی تعزیت کی جا سکتی ہے کچھ ایام تك یہی حالت رہی میں اسی حالت میں تھا اور مسجد کی جانب جاتے ہوئے خیالات میں آیا کہ ہم مصر واپس گئے ہیں میں اور بیوی لوگوں کی ایك مجلس میں بیٹھے ہیں تو میں نے کہا: تجھے تین طلاق، اور یہ الفاظ میں نے آہستہ آواز میں ادا بھی کیے، اور ایك بار پھر یہ اسی شکل میں دبارہ بھی ہوا، لیکن میں نے کہا: میں تجھے آرام دونگا، تجھے طلاق لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ اس وقت میرے ہونٹوں میں جنبش ہوئی یا نہیں ؟
اس کے ایك یا دو دن کے بعد مجھے اس کا احساس ہوا کہ یہ کیا ہوا ہے، میرے دل میں یہ پیدا ہوا کہ یہ چیز تو تین یا چار بار ہو چکی ہے، لیکن مجھے یاد صرف دو بار ہی ہیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں.
یہ علم میں رہے کہ میں نے اسے کئی برس قبل ـ حیض کی حالت میں ـ کہا تھا تجھے طلاق، یہ یاد رہے کہ میں ایشا شخص ہوں جس کی یاداشت صحیح نہیں اور بہت بھولنے والا ہوں اسی طرح جب کوئی اہم کام ہو تو اپنے آپ سے بات کرنے والا شخص ہوں، اور بعض اوقات تو یہ کلام بلند آواز سے ہوتی ہے برائے مہربانی میری راہنمائی فرمائیں اور نصیحت کریں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

صریح طلاق کے الفاظ مثلا آدمی کہے: تجھے طلاق، یا میری بیوی کو طلاق، اس میں طلاق واقع ہونے کی نیت کی شرط نہیں ہے، اگر وہ نیت نہ بھی کرے تو طلاق واقع ہو جائیگی لیکن اس میں لفظ کا قصد اور اس کے معانی کی معرفت کا ہونا شرط ہے.

اس لیے اگر کوئی شخص نیند میں یا پھر بھولنے والا شخص طلاق کا کلمہ بولے اور اس کا یہ الفاظ نکالنے کا مقصد نہ تھا تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

اور اسی طرح اگر وہ عجمی شخص جسے طلاق کے معانی کا ہی علم نہیں وہ یہ الفاظ بولے تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

اس بنا پر آپ کو اپنے تخیل کا ذکر کیا ہے کہ خیالاتی طور پر لوگوں کے اجتماع میں دو بار طلاق دی اور یہ چیز تین یا چار بار تکرار سے ہوئی اور ہلکی آواز میں یہ الفاظ صادر ہوئے اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی.

کیونکہ یا تو یہ اپنے آپ سے دل میں بات کرنے میں شامل ہوتا ہے، جو کہ معاف ہے، یا پھر آپ نے طلاق کے الفاظ بولنے کا ارادہ اور قصد ہی نہیں کیا تھا اس میں شامل ہوتا ہے کہ آپ اس وقت طلاق نہیں دینا چاہتے تھے.

بلکہ یہ تو آپ کا تخیل تھا جو ہو سکتا ہے مستقبل میں پیدا ہو، اس سے بھی اب طلاق واقع نہیں ہوتی، اور خاص کر آپ نے جو یہ بیان کیا ہے کہ آپ کو یاد نہیں رہتا اور بھول جاتے ہیں ہکا بکا رہتے ہیں، اور جب آپ کوئی کام کرنا چاہیں تو آپ اپنے دل میں بات کرتے ہیں اور بعض اوقات تو الفاظ بھی آہستہ آواز سے آتی ہے.

رہا مسئلہ آپ کی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دینے کا تو اس پر علماء کا اجماع ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے، آپ کے لیے اس سے توبہ و استغفار کرنا واجب ہے، اور یہ عزم کریں کہ آئندہ ایسا نہیں کرینگے.

اور اگر آپ نے کسی عالم دین سے اس کے متعلق پہلے دریافت کر لیا تھا کہ اس سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں ؟

تو آپ اس کے فتوی پر عمل کریں جو اس نے آپ کو فتوی دیا تھا.

واللہ اعلم

.